کینیڈا - مسلمانوں کے لئے سماجی خدمات کی فراہمی

شاہین اعظمی ☆

ٹورنٹو میں مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی دنیا آباد ہے۔ ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق کینیڈا میں اٹھانوے ہزار مسلمان رہتے تھے۔ ۹۷ فیصد مسلمان شہری علاقوں میں رہائش پذیر تھے، جبکہ ان کا سب سے بڑا حلقہ ٹورنٹو میٹروپولیٹن ایریا میں رہتا ہے۔ یہ سب ۱۹۶۰ء کے بعد نقل مکانی کر کے آنے والے لوگ ہیں، یا ان کے بچے ہیں۔ ۱۹۹۴ء تک کینیڈا میں مسلمانوں کی آبادی کا اندازہ ڈیڑھ سے دو لاکھ کے قریب ہے، جن میں سے ایک تہائی ٹورنٹو میں مقیم ہے۔

مسلم دنیا کے تقریباً ہر حصے سے مسلمان نقل مکانی کر کے کینیڈا میں آباد ہوئے ہیں۔ ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کے مطابق اکثریت یعنی ۴۲ فیصد کا تعلق برصغیر جبکہ ۲۵ فیصد عرب دنیا سے تعلق رکھتی ہے۔ ۸۰ء کی دہائی میں وسیع پیمانے پر پناہ گزینوں کی عالمی نقل و حمل سے کینیڈا کی مسلم آبادی میں تنوع پیدا ہوا ہے۔ اس میں اب افغانستان، صومالیہ، ایتھوپیا، عراق اور ایران کے مسلمان بھی شامل ہیں۔

مسلم آبادی پر سماجی دباؤ

مغرب میں منتقل ہونے والے مسلم خاندانوں پر تین قسم کے سماجی دباؤ ہیں۔ پہلا بطور نو آباد کار دوسرا روایتی مشرقی معاشروں سے نقل مکانی اور تیسرا یہ کہ ان کا ایک مذہبی اقلیت سے تعلق ہے۔ تمام نو آباد کاروں کو اپنے آبائی وطن سے دوری کے باعث بے چینی اور دباؤ کا سامنا رہتا ہے۔ جو نو آباد کار خاندان زیادہ نمایاں سماجی، ثقافتی اور لسانی پس منظر سے تعلق رکھتے ہیں، انہیں میزبان ملک میں اپنے آپ کو ڈھالنے اور مدغم کرنے میں زیادہ پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اکثر مسلم نو آباد کار ایسی روایتی ثقافتوں سے آئے ہیں، جن کی روایات کئی پہلوؤں سے

☆ Shaheen Azmi, "Canadian Social Service Provision and The Muslim Community in Metropolitan Torontö," *Journal of Muslim Minority Affairs*, 17:1 (1997) PP. 153-166
(تلخیص: سجاول خان رانجھا)

مروجہ کینیڈین روایات سے بہت حد تک مختلف ہیں۔ چاہے یہ عوامی زندگی ہو یا خاندانی، دونوں سطحوں پر انہیں دو اجنبی ثقافتوں میں توازن میں مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

خاندان کی سطح پر پرانی ثقافتی ضرورت اور بچوں اور نوجوانوں کی نئی ثقافت میں اٹھان کے درمیان ہم آہنگی کا بھی بہت مسئلہ ہے۔ روایتی معاشروں میں بڑے خاندان معمول کی بات ہے۔ یہ خاندان ہمہ جہتی تعاون اور امداد فراہم کرتے ہیں، جو جدید شہری معاشروں میں زیادہ تر سماجی تحفظ اور خدمات کی سہولتوں کی صورت میں شہریوں کو مہیا کی جاتی ہے۔ بڑے خاندانوں کا فقدان اور جدید امدادی نظام کی اجنبیت، روایتی ثقافتوں سے آنے والے خاندانوں کے لئے نئی صورتحال سے مطابقت میں مشکلات کا باعث بنتی ہے۔ اسی طرح اسلامی قانون شریعہ میں کئی چیزیں ایسی ہیں جو کینیڈا کے معاشرے کے ضوابط سے ٹکراتی ہیں۔ جیسے سود، بنک کاربا، جنس کا آزادانہ اختلاط، شراب کی فروخت اور اس کا استعمال، سور یا غیر اسلامی طریقے سے ذبح کئے گئے جانور کا گوشت وغیرہ۔ اگرچہ یہ بات تصدیق شدہ نہیں ہے لیکن یہ ممکن ہے کہ کینیڈین مسلمانوں کی کم آمدنی کی وجہ مذکورہ صورتحال بھی ہو۔ خاندانی زندگی میں مشرقی اصول اور رویے کچھ اس طرح سے معین ہیں کہ وہ روایتی بڑے خاندان اور اس کے طرز عمل کو تقویت پہنچاتے ہیں۔ اس طرح مسلمانوں کے لیے روایتی خاندانی ڈھانچہ اور اس کا کردار نہ صرف ثقافتی اقدار کا حامل ہے، بلکہ وہ مذہبی پہلو بھی اپنے اندر سموئے ہوئے ہے اور اسے اکثر ناقابل سودابازی پہلو سمجھا جاتا ہے۔ مزید برآں پرسنل لاز کے سلسلے میں مسائل ہیں، جن میں تعدد ازواج اور طلاق اور وراثت کے معاملات شامل ہیں۔

ٹورنٹو میں اسلامی تنظیمی اصولوں کا اطلاق

ایک سیکولر لبرل کلچر کی خصوصیات کے حامل ایک معاشرے میں زندگی کے دباؤ نے ٹورنٹو میں رہنے والی مسلم آبادی کو مجبور کیا ہے کہ وہ سیکولر تنظیمی اصولوں اور ڈھانچے سے مطابقت کے لیے کلاسیکل جماعت کی تنظیم کو اختیار کریں۔ اگرچہ اسلامی تنظیموں اور اداروں کا خارجی روایتی ڈھانچہ سیکولر کینیڈین سوسائٹی کے قانونی تقاضوں سے مطابقت رکھتا ہے، عملی طور پر یہ مخصوص قسم کے روایتی اسلامی اور سیکولر کینیڈین سانچے کا ملغوبہ ہے۔ میٹروپولیٹن ٹورنٹو میں روایتی اسلامی ادارے، وہ مسجد، سکول، تنظیم یا کسی سماجی ایجنسی کی صورت میں ہوں، زیادہ تر کسی جماعت کے زیر اہتمام قائم ہوتے ہیں۔ بعض ایسی تنظیمیں اور ادارے اپنی اصل جماعتوں کے ساتھ رابطہ رکھتے ہیں یا وہ اپنے طور پر پھلنے پھولنے لگتے ہیں۔

ٹورنٹو میں اسلامی تنظیمیں

ٹورنٹو میں سماجی خدمات کی اسلامی ایسوسی ایشنوں کی تعداد کافی زیادہ ہے اور اس تعداد میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ اسلامی تنظیموں کو دو گروپوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ پہلے گروپ میں اسلامی سروس کے ادارے ہیں جیسے مساجد، اسلامی مراکز اور ہمہ وقتی اسلامی سکول۔ دوسرے گروپ میں نچلی سطح سے لے کر بڑے پیمانے پر عالمی تنظیمیں شامل ہیں۔ ۱۹۳۰ء میں ٹورنٹو میں صرف ۴ مساجد تھیں، اس وقت یہ ۱۴ ہیں جبکہ دو زیر تعمیر ہیں۔ ان میں سے صرف ایک جگہ کی شکل مسجد کی طرز پر ہے، باقی جگہوں میں یا تو چرچوں اور عمارتوں کو مساجد میں تبدیل کیا گیا ہے، یا کسی بلڈنگ کمپلیکس یا صنعتی یونٹوں میں جگہیں کرائے پر حاصل کی گئی ہیں۔ ٹورنٹو میں کام کرنے والی مسلم تنظیموں کی تعداد سینکڑوں میں ہے۔ ان میں سے اکثر چھوٹی چھوٹی سماجی تنظیمیں ہیں، جن کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے، ان کے مٹھی بھر ممبر ان ہیں اور یہ نماز اور بچوں کی مذہبی تعلیم کا اہتمام کرتے ہیں۔ مسلم آبادی کی مخصوص سرگرمیوں کو منظم کرنے کے لئے حال ہی میں باضابطہ تنظیموں کا قیام عمل میں آیا ہے۔ ان سرگرمیوں میں مسلمان بچوں کے لئے شام یا اختتام ہفتہ کلاسیں یا موسم گرما کے اسلامی کیمپس ہیں۔ ان سے بڑی تنظیمیں قومی یا بین الاقوامی اسلامی تنظیموں سے وابستہ ہیں۔ ان میں 'کونسل آف مسلم کمیونیٹیز ان کینیڈا'، 'اسلامک سوسائٹی آف نارتھ امریکہ' 'اسلامک سرکل آف نارتھ امریکہ' اور 'تبلیغی جماعت' شامل ہیں۔ ان تنظیموں کا تنظیمی ڈھانچہ اس طرح سے استوار کیا گیا ہے کہ وہ اسلامی اور سیکولر قوانین دونوں سے مطابقت رکھ سکے۔ ان کے لئے اپنی قانونی حیثیت برقرار رکھنے کے لیے سیکولر تنظیمی لبادے کو اوڑھے رکھنا ضروری ہے۔ ان تنظیموں کی قیادت اور عملہ پرجوش رضاکاروں پر مشتمل ہوتا ہے۔ تاہم بڑی قومی اور بین الاقوامی تنظیموں کے متعدد ملازمین دفاتر سے باہر ٹورنٹو میں کام کرتے ہیں۔

مسلم کمیونٹی کی بنیاد پر خدمات کی حدود

ٹورنٹو میں سماجی خدمات انجام دینے والی اکثر تنظیمیں مذہبی نوعیت کی ہیں۔ نسلی بنیادوں پر استوار تنظیمیں ثقافتی سرگرمیوں کو پروان چڑھاتی ہیں۔ شاید یہ اسلامی تنظیمی لوازمات ہیں کہ تقریباً تمام ہی مسلم تنظیمیں سماجی فلاح و بہبود کے کام سرانجام دیتی ہیں۔ امداد کے ضرورت مند مسلمان سب سے پہلے انہی تنظیموں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ چونکہ ان

تنظیموں میں خدمات انجام دینے والے رضا کارانہ طور پر یہ کام کرتے ہیں، اس لئے ان امدادی سرگرمیوں کے حجم اور تسلسل میں فرق پڑتا رہتا ہے۔ ان کے کام میں رکاوٹ کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ دفاعی کام غیر منظم اور کسی باضابطہ پشت پناہی سے محروم ہوتا ہے۔

یورپ اور شمالی امریکہ میں اسلام نے مسلم آبادکاروں کی اسلامی شناخت بنانے میں غیر معمولی کردار ادا کیا ہے۔ میٹرو پولیٹن ٹورنٹو میں اسلامی ایسوسی ایشنیں جو سماجی خدمات سرانجام دے رہی ہیں، ان کے زیر اثر اسلامی تنظیموں کا تقاضہ ہے کہ ان کی شناخت ایک ایسی نمایاں اقلیت کے طور پر ہو، جس نے اپنے وجود کو مسلم آبادی کی طرف سے فراہم کردہ امداد کے ذریعے زندہ رکھا ہے جبکہ رواں مفروضات میں مسلم آبادی کے اسلامی مذہبی پہلو کو نظر انداز کرنے اور اس کی جگہ ایک ایسے نقطہ نظر کو مسلط کرنے کا رجحان ہے جس کے تحت سماجی خدمات کے سلسلے میں مسلمانوں کے علاقائی نسلی پہلو پر زور دیا گیا ہے۔ نتیجتاً مسلمانوں کے لئے سماجی خدمات کی فراہمی کا شعبہ 'نو آبادکاروں کی امدادی ایجنسی' میں واقع ہے، جو علاقائی نسلی گروپوں کے لیے تشکیل دی گئی ہے نہ کہ یہ ان اعتقادی ایجنسیوں کے سپرد ہے جو ایک حد تک مستقل نوعیت کی حامل ہیں۔

مسلم آبادی کی جامع سماجی خدمات کی ضرورت کے پہلو سے یہ واضح ہوتا ہے کہ سماجی خدمات کی فراہمی میں مذہب کے عنصر کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ تمام تر شواہد کے مطابق اکثر مسلمانوں کا اصرار ہے کہ ان کی خدمات اعتقادی بنیادوں پر ہی فراہم کی جائیں، تاکہ ان کے اعتقادی مقاصد کو فروغ حاصل ہو، جیسے بہت سوں نے اپنے بچوں کے لیے اعتقادی سکول قائم کئے ہیں۔ کینیڈین معاشرے میں مذکورہ خطوط پر کام کرنا مکمل طور پر ناممکن بھی نہیں ہے۔ سماجی خدمات کے بعض شعبوں میں اعتقادی بنیادوں پر بھی سماجی خدمات کا نظام کام کرتا ہے۔ مثال کے طور پر انٹاریو میں بچوں کی امداد کی سوسائٹیاں اعتقادی خطوط پر کام کرتی ہیں، کیتھولک اور جیوش آبادیاں اپنے ہی حلقوں کے لئے کئی کام سرانجام دیتی ہیں۔ انہیں عوام کی سطح پر تسلیم کیا جاتا ہے اور ان کی بعض 'پراجیکٹ فنڈنگ' (باقی صفحہ ۸۳ پر)